Tauseeq, Volume. 3, Issue. 2
ISSN (P) 2790-9271 (E) 2790-928X
DOI:https://doi.org/10.37605/tauseeq.v3i2.36

Received: 31-10-2022
Accepted: 06-12-2022
Published: 31-12-2022

انور مسعود کی نعتیہ شاعری میں مدحت رسول ﷺ

(The Praise of Holy Prophet in Anwar Masood's Natiya Poetry)

• ڈاکٹر انور علی
• محمد طاہر بوستان خان
• ڈاکٹر طاہر عباس طیب

Abstract:

Compared to other genres of poetry, writing Naat is a difficult art. The genre of Naat has been described as walking on the edge of a sword. Sometimes in poetry, the glory of the Prophet is exaggerated to such an extent that the Prophet is raised from the level of Creation and brought to the place of the Creator. There have been many good Naat poets in Urdu and still there is no shortage of such poets who keep this difference in mind and are well aware of the requirements of Naat. One of these poets is Anwar Masood. Although Anwar Masood is mainly a satirical and humorous poet, but during the Hajj pilgrimage in 1994, he got the opportunity to write Hamd, Naat, Munqabat and Salaam in Urdu, Farsi and Punjabi. He published this entire poetry in Urdu, Persian and Punjabi Under the name of "Bariyab''. Although this collection includes some examples of Hamds and Salams, but most of it consists of Natiya poetry.In "Bariyab", he has praised and described Nabi's splendor, glory, beauty, appearance and character in a charming manner.He has tried to handle the difficult art like Naat so successfully and gracefully that his Naatiya poetry has become a cause of growth in Naatiya poetry of Urdu and has become of great importance.On this basis, his collection "Bariyab" can be considered as an addition to the known collection of Urdu literature. In this paper, a research and critical review of Naatiya poetry included in the above collection of Anwar Masood has been done.

Key Words: Naat, Hamd, Munqabat, Salaam, Bariyab

• اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو جامعہ اسلامیہ کالج پشاور
• لیکچرار، شعبہ اردو، کیڈٹ کالج سوات
• اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، جی سی ویمن یونیورسٹی سیالکوٹ

نعت گوئی دشوار ترین صنفِ ادب ہے۔ شریعت کے تقاضوں کی پاسداری کرتے ہوئے نعت کہنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

اس حوالے سے انور مسعود اپنی نعتیہ شاعری کے مجموعے "باریاب" میں لکھتے ہیں:

"اس میں کوئی شک نہیں کہ نعت دشوار ترین صنفِ ادب ہے۔اس ضمن میں مجھے جو تردّد ہو رہا ہے اس کے بارے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی نے یوں فرمایا ہے:

"حقیقتاً نعت شریف لکھنا نہایت مشکل کام ہے جسے لوگ آسان سمجھتے ہیں۔ اگر بڑھتا ہے تو اُلوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔"(۱)

پشتو کے معروف صوفی شاعر عبدالرحمان بابا کا ایک شعر ہے جس سے اس کی خوب وضاحت ہوتی ہے:

خدای ئې مهٔ گڼه بې شکه چې بنده دے
نور ئې کل واړه صفات دي په رښتيا

یعنی بے شک محمد ﷺ کے تمام صفات سچے ہیں۔ آپ ﷺ کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے، لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ خالق نہیں مخلوق ہیں۔ انور مسعود کو بھی اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ نعت کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ اس لیے وہ اس رستے میں پیش آنے والے مشکلات کے سلسلے میں عرفی کا یہ شعر درج کرتے ہیں:

عرفیؔ مشتاب ایں رہِ نعت است نہ صحرا است
ہشدار! کہ رہ بر دمِ تیغ است قدم را(۲)

حضور ﷺ سے محبت اور عقیدت مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن غیر مسلم دانشوروں اور مفکرین نے بھی آپ ﷺ سے عقیدت کا اظہار کسی نہ کسی صورت کیا ہے۔ ڈاکٹر ڈی رائٹ آپ ﷺ سے متعلق لکھتے ہیں:

"محمد ﷺ اپنی ذات اور قوم کے لیے نہیں، بلکہ دنیائے ارضی کے لیے ابرِ رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں، جس نے احکامِ خداوندی کو اس عمدہ طریقہ سے انجام دیا ہو۔" (۳)

حضور ﷺ کی ذات بابرکات سے محبت کا فطری تقاضا ہے کہ ان کا تذکرہ اشعار میں بھی کیا جائے، یہی وجہ ہے کہ اردو شعرا نے جہاں زندگی کے دیگر پہلوؤں پر قلم اٹھایا ہے وہاں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا و صفت کے ساتھ ساتھ پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف و توصیف بھی عقیدت سے بھرپور انداز میں کی ہے۔ جن شعرا کو حضور ﷺ کی

شان میں کچھ کہنے کی توفیق عطا ہوئی ان میں نہ صرف مسلم بلکہ غیر مسلم شعرا بھی شامل ہیں، جنھوں نے حضور ﷺ کی شان و شوکت، کردار و گفتار اور جمال و جلال سے متاثر ہو کر آپ ﷺ کی مدح سرائی کی۔نور میرٹھی نے اس سلسلے میں اپنی مرتب کردہ کتاب "بہ ہر زماں بہ ہر زباں" میں ۳۳۶ ہندو شعرا کو یکجا کیا ہے۔مہاراجہ سرکشن پرشاد نے تو "ہدیہ شاد" کے نام سے ۲۰۰ صفحات پر مشتمل نعتیہ مجموعہ بھی شائع کیا ہے۔اسی طرح ہندو شعرا نے اتنی کمالِ عقیدت سے حضور ﷺ کو گلہائے عقیدت کا نذرانہ پیش کیا ہے کہ دلورام کوثری کو جماعت علی شاہ کی طرف سے "حسان الہند" کا لقب ملا۔ایسے ہندو شعرا جنھوں نے نعت رسولِ مقبول ﷺ کی سعادت حاصل کی ہے ان کی تعداد تو اب ہزاروں سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔دورِ حاضر کے ایک سکھ شاعر کنور مہندر سنگھ بیدی حضور ﷺ کے کردار سے اتنے متاثر ہیں کہ انھیں محمد ﷺ سے عشق ہونے لگا ہے جس کا اظہار انھوں نے اپنی شاعری میں کچھ یوں کیا ہے:

ہم کسی دین سے ہوں، قائل کردار تو ہیں
ہم ثنا خوانِ شہِ حیدرِ کرار تو ہیں
نام لیوا ہیں محمد کے پرستار تو ہیں
یعنی مجبور بہ احمد مختار تو ہیں
عشق ہو جائے کسی سے، کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد ﷺ پہ اجارہ تو نہیں(۴)

اردو زبان کا شاید ہی کوئی ایسا مسلم شاعر ہو جس نے حضور ﷺ کی شانِ اقدس میں نعت نہ کہی ہو۔ان شعرا میں جنھیں اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت نصیب فرمائی، ان میں ایک اہم نام انور مسعود کا بھی ہے۔وہ بنیادی طور پر مزاح نگار ہیں لیکن انھوں نے ایک راسخ العقیدہ مسلمان ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کی ثنا اور صفت بھی بیان کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی محبت سے سرشار ہو کر آپ ﷺ کے حضور گلہائے عقیدت کا نذرانہ بھی پیش کیا ہے۔یہ نذرانۂ عقیدت "باریاب" کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔انور مسعود کے اس مجموعے کے موضوعات کے حوالے سے "باریاب" کے پیش گفتار میں خورشید رضوی لکھتے ہیں:

"حضور ﷺ کی عظمتِ انسانی، انقلاب آفرینی، رحمۃ اللعالمینی، دنیا بھر کے فلسفوں کے مقابل آپ ﷺ کے پیغام کی ابدگیری اور اُمّت کے افتراق کی فریاد انور کے خاص مضامین نعت ہیں۔"(۵)

انور مسعود کا اپنی نعتیہ شاعری کے حوالے سے کہنا ہے کہ ایک مدت تک انھوں نے نعت نہیں لکھی۔ان کی ہمت نہیں پڑتی تھی اور انھیں یہ خوف لاحق تھا کہ حضور ﷺ کی عظمت کو شائستہ مرتبت خراجِ عقیدت پیش کرنا ان جیسے عاجز بندے کے بس کی بات نہیں۔اس سلسلے میں انھوں نے اپنے عجز کا اظہار کچھ اس انداز میں کیا ہے:

"غالب نے یہ بات کتنے قرینے سے کہہ دی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ کی مدح و توصیف ہم نے خدا پر چھوڑ دی ہے کہ وہی ذاتِ پاک آنحضرت ﷺ کے مرتبے کو کماحقہٗ، جانتی ہے:

غالب ثنائے خواجہ ﷺ بہ یزداں گذا شتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است"(٦)

انور مسعود نے کو ان تمام مشکلات کا بخوبی اندازہ تھا لیکن حضور ﷺ سے عشق و محبت اور عقیدت کا اظہار بھی تو کرنا تھا۔ اس لیے انھوں نے عقیدت اور عشق کے جذبے سے سرشار ہو کر اس وادی میں قدم رکھا۔ خدا اور بندے کے درمیان فرق کو ملحوظِ خاطر رکھ کر انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف و توصیف کی اور آپ ﷺ کی عظمت کے گن گائے۔ انور مسعود نے نعت گوئی کی ابتدا کیسے کی؟ اس سلسلے میں وہ لکھتے ہیں:

"مجھے یاد پڑتا ہے کہ حفیظ تائب مرحوم نے ایک روز دورانِ گفتگو میں فرمایا کہ بلاشبہ نعت لکھنا آسان نہیں لیکن نعت ضرور لکھنی چاہیے کہ مدحِ پیغمبر ﷺ بھی درود کے ذیل میں آتی ہے۔ لہٰذا اپنی بساط کے مطابق اس کارِ ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ ان کا یہ جملہ میرے دل میں اُتر گیا اور میرے لیے باعثِ تحریک ثابت ہوا اور پہلی بار جب خدمتِ اقدس میں اِذنِ باریابی ملا تو جو نعت عطا ہوئی اس کا مطلع یوں ہے:

جھکی ہوئی سرِ قرطاس ہے جبینِ قلم
ہے محوِ ذکرِ جمیلِ پیغمبرِ اکرم ﷺ (٧)

انور مسعود نے ١٩٩٦ء میں سفرِ حج کے دوران فارسی میں بھی چند نعتیہ اشعار لکھے اور پھر پنجابی میں نعت کا سلسلہ بھی شروع کیا اور انھیں حمد، منقبت اور سلام لکھنے کی توفیق بھی حاصل ہوئی۔ انھوں نے اردو، فارسی اور پنجابی کا یہ سارا کلام "باریاب" کے نام سے شائع کیا۔ اگرچہ اس مجموعے میں حمد و منقبت اور سلام کے چند نمونے بھی شامل ہیں لیکن اس کا بیشتر حصہ نعتیہ اشعار پر مشتمل ہے۔

انور مسعود کا نام اردو ادب میں طنز و مزاح کے حوالے سے جانا جاتا ہے لیکن ان کی نعت میں بھی مخصوص زاویے سے اس جمالِ عالم تاب کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔ آپ ﷺ کی مدح کا حق اس دنیا میں کون ادا کر سکتا ہے لیکن انھوں نے آپ ﷺ کی عظمت کو خوبصورت پیرائے میں بیان کر کے آپ ﷺ کے ساتھ گہری عقیدت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس عقیدت کا اظہار انھوں نے اپنے ایک شعر میں یوں کیا ہے:

ہے ثبت تیری ذات سے تاریخ بشر میں
وہ عزم جو تھکتا نہیں طائف کے سفر میں
انورؔ مرے دیوان میں ہے نعتِ پیمبر ﷺ

کیا توشہِ عُقبیٰ ہے مرے رختِ سفر میں(۸)

آج دنیا میں جتنی ہستیوں کی بڑائی بیان ہو رہی ہے ان کے مقابلے میں لوگ اپنے رب کو بھول گئے ہیں دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیے انسانوں کی بڑائیاں بیان ہو رہی ہیں، ایسے میں انور مسعود نے رسول ﷺ کی شان میں مدح سرائی کی۔ حضور ﷺ کی ذات سے عقیدت کا اندازہ ان کے ان اشعار سے بخوبی ہو جاتا ہے:

فقط حصولِ سعادت کا اک بہانہ ہوا
کسی سے نعتِ پیمبر کا حق ادا نہ ہوا
کوئی بھی اس کی تجلّی سے آشنا نہ ہوا
نظر کو تنگیِ داماں سے کب گلہ نہ ہوا (۹)

یہ تو تمام مسلمان جانتے ہیں کہ آپ ﷺ کا مقام کیا ہے اور آپ ﷺ کے رتبے تک کوئی نہیں پہنچ سکتا، لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان حضور ﷺ کے احکامات کی طرف رجوع کریں، ایسا کرنے میں دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات وہ مبارک ذات ہے جن کی بڑائی اور عظمت کی گواہی غیر مسلموں نے بھی دی ہے۔ عیسائیت اور ان کے عَلم برداروں نے ہمیشہ اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے خلاف باطل پروپیگنڈا جاری رکھا، جب کہ تاریخ بتاتی ہے کہ محمد ﷺ ایک عظیم انسان ہیں۔ خود ولیم میور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلّم نے بشپوں، پادریوں اور راہبوں کو یہ تحریر دی کہ ان کے گرجاگھروں اور خانقاہوں کی ہر چیز ویسے ہی برقرار رہے گی۔ کوئی بشپ اپنے عہدہ، کوئی راہب اپنی خانقاہ سے اور کوئی پادری اپنے منصب سے معزول نہیں کیا جائے گا اور ان کے اختیارات اور حقوق میں کسی قسم کا تغیّر نہ کیا جائے گا اور جبر و تعدی سے کام نہیں لیا جائے گا۔"(۱۰)

انور مسعود نے جن الفاظ میں محمد ﷺ کی شان بیان کی ہے اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ انھوں نے آپ ﷺ کے عزم و ارادے کو الفاظ کا وہ خوب صورت جامہ پہنایا جسے ادب میں نمایاں مقام حاصل رہے گا۔ آپ ﷺ کی شانِ استقلال کے حوالے سے انور مسعود کہتے ہیں:

کس اعتماد سے اُس نے کہا تھا اے لوگو
چچا کو میری حمایت سے روکنے والو
اِس امر خاص میں میرا بھی فیصلہ سُن لو
ہتھیلیوں پہ مری مہر و ماہ بھی رکھ دو
میں اپنے عزم کا پرچم جھکا نہیں سکتا
میں قولِ حق سے کبھی باز آ نہیں سکتا (۱۱)

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات سے جہالت کے اندھیرے چھٹ گئے اور انسانیت فضیلت کے اعلیٰ درجے پر پہنچ گئی۔ حضور ﷺ سے پہلے مختلف فلاسفروں نے انسان کی عظمت پر ڈھیر ساری کتابیں لکھیں لیکن وہ خود اپنی تحریروں پر عمل پیرا نہ ہو سکے۔ حضور ﷺ نے دنیا کو جو پیغام دیا وہ ربانی پیغام تھا۔ ان کی تعلیمات میں سچائی تھی اور حضور ﷺ نے عملی طور پر دنیا کو دکھایا جس کی بدولت وہ امین اور صادق کے لقب سے ملقب ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تعلیمات سے فکر کے دھارے بدل گئے اور غیر مہذب دنیا کے لیے تمدن اور تہذیب کے دروا ہو گئے۔ نبی پاک ﷺ کی ان فضیلتوں کو انور مسعود نے اپنی شاعری میں یوں بیان کیا ہے:

اُسی کی ذات میں اک شکل نُور نے پائی
اُسی کے در سے فضیلت ظہور نے پائی
اُسی نے عقل کے سینے کا اِنشراح کیا
اُسی نے بابِ تمدّن کا افتتاح کیا (۱۲)

انور مسعود حضور ﷺ نے اپنی نعتیہ شاعری میں یہ تاثر دیا ہے کہ نبوت سے پہلے بھی آپ ﷺ کے دامن پر کوئی دھبہ نہیں تھا، آپ ﷺ بے داغ کردار کے مالک تھے۔ اسی طرح جب وہ مبعوث ہو کر تشریف لائے تو انُھوں نے معاشرے کی برائیوں کو مٹایا اور ایک نئے معاشرے کی تشکیل فرمائی، ایسا معاشرہ جس میں مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک نبی بنا کر بھیجا اور ان کے ہاتھوں میں ایسا نظام دیا جو نہ تو اس سے پہلے تھا اور نہ ہی بعد میں آئے گا۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے دنیا میں ایک نیا باب کھل گیا۔ انور مسعود نے حضور ﷺ کی ان صفات کا ذکر صاف وشفاف، شائستہ اور ڈھلے ہوئے الفاظ میں کیا ہے۔

آپ ﷺ اپنی رسالت کے دائمی اور عالمگیر ہونے کے اسباب ساتھ لے کر تشریف لائے تھے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا عظمت ہو سکتی ہے کہ انھیں ۴۰ برس کی عمر میں نبوّت بخشی گئی۔ ڈاکٹر محمد بدیع کے مطابق روسی فلسفی ٹالسٹائی کہتے ہیں:

> "محمد ﷺ تو ایک بانی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ ان عظیم ترین افراد میں سے ہیں جنھوں نے انسانی معاشرے کے لیے جلیل القدر خدمات انجام دیں۔ آپ ﷺ کے فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ ﷺ نے پوری انسانیت کی نورِ حق کی طرف رہنمائی کی، اسے سکون و سلامتی سے ہم کنار کر دیا، اور اس کے لیے تہذیب و ترقی کی شاہراہ کھول دی۔" (۱۳)

انور مسعود شانِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد حضور ﷺ کی ہستی ہے جس کی عظمت سے کسی کو انکار نہیں، یعنی بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ آپ ﷺ کی فرمائی گئی ہر بات کو حدیث کا درجہ حاصل ہے اور اُن کے ہر فعل پر مسلمان عمل کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد سارا جہان روشن ہو

گیا، اور آپ ﷺ کے سوا اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی دوسرے انسان کا اتنا بڑا رتبہ نہیں۔ انور مسعود نے حضور ﷺ کے اس عظیم رتبے کو اپنی شاعری میں یوں بیان کیا ہے:

بعدِ خدا بزرگ تر، کون حضور ﷺ کے سوا
اتنا عظیم ہے بشر، کون حضور ﷺ کے سوا
کس کی حدیثِ خوش اثر صدق و صفا ہے سر بہ سر
صحبِ قولِ معتبر، کون حضور ﷺ کے سوا
کس کی ضیا سے تابناک بزمِ جہان آب و خاک
بہرِ وجودِ بحر و بر، کون حضور ﷺ کے سوا (۱۴)

آپ ﷺ کی بزرگی و برتری سے کوئی بھی مسلمان انکار نہیں کر سکتا، بلکہ مسلمانوں کا تو پکّا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ کی ہستی سب سے عظیم ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کے محاسن و کمالات اور خلقِ عظیم کا تذکرہ جابجا قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

حضور ﷺ کی صداقت کے حوالے سے کئی احادیث موجود ہیں تاہم انور مسعود نے اپنے نعتیہ کلام میں آپ ﷺ کی صداقت کے حوالے سے فرمایا کہ اُن کے پاس لوگ اپنی امانتیں لا کر رکھتے تھے۔ گو کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے پھیلانے میں آپ ﷺ کو دشمنوں کی طرف سے کئی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور بہت سے کفار آپ ﷺ کے جانی دشمن بھی بن گئے تھے لیکن حضور ﷺ کی سچائی اور ایمان داری کو دیکھ کر یہی کفار اپنی امانتیں آپ ﷺ کے پاس رکھنے لگے تھے۔ اس حوالے سے انور مسعود کہتے ہیں:

اُسے جو لوگ ستاتے ہوئے نہ ڈرتے تھے
امانتیں بھی اُسی کے سپرد کرتے تھے
شُہرہ ہے اُن کے وصفِ امانت کا ہر کہیں
ضربُ المثل جہاں میں صداقت حضور کی(۱۵)

حضور سرورِ کائنات کی ہستی کی بدولت انسانوں کے دل بدل گئے، ان کے ذہنوں کی گرہیں کھل گئیں، ان کے رویوں اور کردار بلکہ پوری زندگی تک ہی بدل گئی، آپ ﷺ کی بعثت کے بعد جس اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں آیا اس سے پہلے نہ تو ایسا معاشرہ کسی نے دیکھا تھا اور نہ ہی سوچا تھا۔ اس لیے انور مسعود کہتے ہیں:

آپ کی دانشِ بیّن سے ہُوا ہے روشن
علم کا نُور ہے کیا جہل کی ظلمت کیا ہے
دل انساں کو بدل ڈالا ہے اُس نے انورؔ
اس سے بڑھ کر کوئی اِعجازِ نبوّت کیا ہے (۱۶)

انور مسعود اپنے نعتیہ کلام میں یہ پیغام بھی دینا چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے احکامات پر چل کر انسان کو دین و دنیا دونوں کی خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور کردار سے متاثر ہو کر جارج برنارڈ شا یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:

"موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ
محمد ﷺ اس دنیا کے حکمران بنیں۔"(۱۷)

حضور ﷺ نے اپنی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کو دنیا میں پھیلانے اور نافذ کرنے میں گزاری۔ انھوں نے بت خانوں کو ویران اور بیت اللہ کو واپس خانۂ خدا بنا دیا۔ ان تمام صفات کی بدولت وہ اللہ تعالیٰ کی پہچان بن گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم مقام اور مرتبہ عطا کیا۔ انور مسعود نے حضور ﷺ کی اسی خصوصیت اور عظمت کو اپنی شاعری میں یوں پیش کیا ہے:

مولا کی پہچان وہی ہیں
سب سے بڑے انسان وہی ہیں
وہ مہمانِ عرشِ معلّٰی
شانِ محمد اللہ اللہ
رحمت ان کی عالم عالم
صلی اللہ علیہ و سلّم (۱۸)

آپ ﷺ کی ذات کی پہچان یہی ہے کہ وہ دنیا کے عظیم انسان ہیں۔ نبی آخر الزمان حضرت مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات ہی ایسی ہیں کہ زبان خود بخود ان کی تعریف میں لگ جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے دست قدرت سے وہ حسن عطا فرمایا کہ دونوں جہاں کی عظمتوں کو اس پر قربان کی جائیں تو بھی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے مثل، بے عیب اور ہر قسم کے نقائص و عیوب سے مبرا حسن عطا فرمایا۔ آپ کا چہرہ انوارِ الٰہی کا مظہر اور نورِ صداقت سے عبارت تھا۔ آپ کو صورت اور سیرت ہی ایسی عطا کی گئی کہ آپ کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہونے والا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ ہی کا ہو جاتا، یہاں تک کہ آپ کے دشمن بھی جب آپ سے ملتے تو بے اختیار پکار اٹھتے کہ اس قدر نورانی اور حسین و جمیل چہرے کا مالک جھوٹ نہیں بول سکتا۔

انور مسعود، حضور ﷺ کے حسن و جمال اور ان کے چہرے کی اسی تابانی سے اپنی نعتیہ شاعری کو حسین و جمیل بنانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اپنی نعتیہ شاعری میں جگہ جگہ حضور ﷺ کی عظمت، بڑھائی اور شان و شوکت کو موضوع سخن بناتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کی زندگی کو تمام انسانوں کے لیے بہترین نمونہ قرار دیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے انسانوں کی کامیابی، ان کے باہمی رہن سہن اور ان کے نظامِ حیات کے متعلق ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا بہترین اور لازوال نظام پیش کیا ہے۔ اس لیے انور مسعود کو اندازہ ہے کہ ایسے لازوال نظام کے پیش کرنے والے کو زوال نہیں اور نہ ان کی باتوں اور افکار کو زوال آ سکتا ہے۔ حضور ﷺ کی سیرت و صورت کا بیان صنفِ نعت کا سب سے نمایاں اور دلچسپ موضوع رہا

ہے۔انور مسعود نے بھی اس موضوع پر عشق وعقیدت میں ڈوب کر طبع آزمائی کی ہے۔وہ حضور اکرم ﷺ کی عظمت وبڑھائی، حسن سیرت وصورت، جلال وجمال اور حسن کی دلکشی کے بیان سے اپنی شاعری کو یوں مزین کرتے ہیں:

جب اس کے روئے منوّر کی دلکشی دیکھوں
ہر ایک پھول کی رنگت میں کچھ کمی دیکھوں
جواب جس کا نہیں ، وہ جمال ہے اُس کا
ہر ایک نقشِ حسیں بے مثال ہے اُس کا
خدا کے بعد مسلّم ہے برتری اُس کی
ہر اک جہاں میں ضرورت ہے ہر گھڑی اُس کی
ہے لازوال زمانے میں روشنی اُس کی
تمام درسِ محبّت ہے زندگی اُس کی (۱۹)

شانِ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق لکھتے ہوئے بڑے بڑے فاضل اور عظیم لوگوں کے قلم کانپنے لگتے ہیں۔کیونکہ فکر کے سانچے محدود اور آپ کی شان لامحدود ہے۔ان کی حسن صورت اور سیرت کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔تمام تشبیہات اور استعارے ماند پڑجاتے ہیں۔انور مسعود بھی قلم اٹھاتے ہوئے اسی غیر معمولی صورتحال سے دوچار نظر آتے ہیں۔وہ اپنی اس بے بسی اور کم مائگی کا اظہار کرتے ہوئے کچھ بھی نہ کہااور کہہ بھی گئے کے مصداق کچھ کہنے کی جسارت یوں کرتے ہیں:

کمالِ خُلق پیمبر، میں کس طرح لکھوں
جمالِ سیرتِ اطہر، میں کس طرح لکھوں
مری بساط ہے کمتر، میں کس طرح لکھوں
وہ بے کنار سمندر، میں کس طرح لکھوں(۲۰)

حضور ﷺ نے تمام انسانیت کو جہالت کے گمراہ کن اندھیروں سے نکال کر انھیں روشنی کی تابانیوں کے حوالے کیا۔یہ الگ بات ہے کہ اس روشنی سے کون کتنا فیض اٹھاتا ہے۔اس سلسلے میں پروفیسر مارس لکھتے ہیں:

"کوئی چیز عیسائیانِ روم کو گمراہی وتباہی کے خندق سے، جس میں وہ گر پڑے تھے، سے نہیں نکال سکتی تھی، سوائے اس آواز کے جو سرزمین عرب کے غار حراسے آئی۔"(۲۱)

سرزمین عرب سے اٹھنے والی اس آواز اور اسمِ محمد ﷺ کی برکت ہی سے دنیا میں اجالا ہو سکتا ہے۔اس حقیقت کا جب اقبال کو ادراک ہو گیا تو انھوں نے بھی یہی آواز اٹھائی کہ:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کردے(۲۲)

اسم محمد کی برکات کا انور شعور کو بھی ادراک ہے۔وہ بھی اس راز سے واقف ہیں کہ اس بابرکت اسم کے پیچھے جو ہستی ہے انہی کی ذات سے پھوٹنے والی روشنی اس دنیا کی تاریکی کو منور کر سکتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ انور مسعود نے حضور ﷺ کے اسم گرامی "احمد" کی رعایت سے آپ ﷺ کی خوبصورت انداز میں توصیف کی ہے:

شاہِ طیبہ کا ثنا گر ہے زمانہ سارا
محوِ توصیفِ پیمبر ہے زمانہ سارا
بے تجلّی نہیں اُس نُور سے لمحہ کوئی
اِسمِ احمد سے منوّر ہے زمانہ سارا (۲۳)

حضرت محمد ﷺ پہلے احمد اور بعد میں محمد ﷺ ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی تعریف دوسروں نے بعد میں کی اس سے پہلے آپ ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ حمد و ثنا بیان کرنے والے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی شان کو اتنا بڑھایا کہ پورا زمانہ آپ ﷺ کا ثناخوان بن گیا۔انور شعور صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے کہ حضور ﷺ کا ثنا گر سارا زمانہ ہے اور اسمِ احمد سے سارا زمانہ منور ہے بلکہ وہ اس حقیقت سے بھی واقف ہیں کہ آپ ﷺ کا اسم مبارک دوسرے پیغمبروں کے بیانوں میں گونجتا رہا ہے۔یعنی آپ سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیائے کرامؑ نے بھی آپ کی بعثت کی پیش گوئی کی ہے۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے بھی آپ کا اسمِ مبارک اس دنیا اور اس کی فضاؤں میں گونجتا رہا ہے اور آپ کی بعثت کے بعد بھی تا قیامت اسی طرح گونجتا رہے گا اور اس دنیا کی تاریکی میں اجالے کا باعث بنے گا۔انور شعور نے حضور ﷺ کی مذکورہ صفات سے اپنی شاعری کی خوبیوں کو کچھ یوں دوبالا کیا ہے:

پیمبروں کے بیانوں میں گونجنے والا
وہ نام سارے زمانوں میں گونجنے والا
بس ایک نام اُنہی کا خدا کے نام کے بعد
موذنوں کی اذانوں میں گونجنے والا
ہے اسمِ سیّد و سالار و سرورِ عالم
دلوں میں ، ذہنوں میں ،جانوں میں گونجنے والا
بہ شکلِ مِدحت و نعت و قصیدہ و توصیف
وہ نام ساری زبانوں میں گونجنے والا(۲۴)

انور مسعود کی نعتوں میں اگر ایک طرف سیرتِ مصطفیٰ، جمالِ مصطفیٰ اور محبتِ مصطفیٰ کی مہک اور بھینی بھینی خوشبو کا احساس پایا جاتا ہے تو دوسری طرف فنی لحاظ سے بھی ان کی نعتیہ شاعری میں اسلوب کی جدت، سادگی و بے ساختگی، روانی و سلاست، صفائی و برجستگی اور سادگی و پرکاری بھی موجود ہے:

فقط حصولِ سعادت کا ایک بہانہ ہوا
کسی سے نعتِ پیمبر کا حق ادا نہ ہوا
کوئی بھی اس کی تجلی سے آشنا نہ ہوا
نظر کو تنگیٔ داماں سے کب گلہ نہ ہوا
وہ ظلمتوں کی سمندر کو پیرتا ہی گیا
وہ روشنی کا کنول تھا کہ تیرتا ہی گیا(۲۵)

انور مسعود کے مزاحیہ کلام کے برعکس ان کی نعتیہ اور حمدیہ شاعری میں سنجیدگی، گہرائی، ضبط اور ٹھہراؤ نظر آتا ہے۔ان کے نعتیہ کلام میں ایک خاص قسم کا درد اور مٹھاس پایا جاتا ہے کیونکہ ان کی نعتیہ شاعری کا مبتدا و منتہا جذبۂ عشق رسول ﷺ ہے۔ جس کی بھینی بھینی اور سوندھی خوشبو سے ان کی نعتیہ شاعری معطر ہے۔انور مسعود ایک طرف عشقِ الٰہی کے جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں تو دوسری طرف ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں عشقِ نبوی ﷺ سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں:

عشقِ احمد ﷺ سے بڑی دہر میں دولت کیا ہے
پھر کسی اور محبت کی ضرورت کیا ہے(۲۶)

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو انور شعور کے کلام میں حضور ﷺ سے عشق و عقیدت کا والہانہ اظہار ملتا ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری میں حضور ﷺ کی رحمتہُ اللعالمینی ، جاہ وجلال، شان و شوکت، عظمت انسانی ، حسن و جمال، حسن صورت و سیرت، انقلاب آفرینی اور تعریف و توصیف کے حوالے سے خوبصورت مضامین پائے جاتے ہیں۔اسی طرح انھوں نے حضور ﷺ کی جس انداز میں قصیدہ خوانی کی ہے وہ انداز بھی دلکش، دلفریب اور دلنشین ہے۔فنی لحاظ سے فصاحت و بلاغت، صفائی وبرجستگی، شوکت الفاظ، معنی آفرینی، زوربیان اور سلاست وروانی کے علاوہ سوزوگداز ان کی نعتیہ شاعری کی خصوصیات ہیں۔انور مسعود نے جہاں حضور اکرم ﷺ کے فضائل وکمالات سے اپنی نعتیہ شاعری کو زینت بخشی ہے وہاں انھوں نے حسن تشبیہ ولطفِ استعارہ کے علاوہ اسلوب کی جدت اور فکر وخیال کی رعنائی سے بھی اپنے کلام کو مزین کیا ہے۔ان کی تشبیہات اور استعارے گہری معنویت کے حامل ہیں۔ جس سے حضور ﷺ سے بے پناہ عقیدت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔مذکورہ تمام خصوصیات کی بنا پر ان کی نعتیہ شاعری اردو ادب میں اضافے کا باعث اور قدرومنزلت کی حامل ٹھہرتی ہے۔

حوالہ جات

1. انور مسعود، باریاب، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۲۰۱۲ء، ص۹
2. ایضاً ، ص۹
3. ڈاکٹر ڈی رائٹ، بحوالہ: شانِ محمد ﷺ ، میاں عابد احمد ، اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لاہور، بیسواں ایڈیشن: ۱۵جون ۲۰۱۰ء، ص۷

4. www.adbimirras,com
5. خورشید رضوی، پیش گفتار، مشمولہ: باریاب، انور مسعود، محولہ بالا، ص ۱۲
6. انور مسعود، باریاب، محولہ بالا، ص ۹
7. ایضاً ، ص ۱۰
8. ایضاً ، ۲۳
9. ایضاً ، ص ۱۷
10. ولیم میور، لائف آف محمد، بحوالہ: خطباتِ احمدیہ، سر سید احمد خان، مدون: ڈاکٹر کوثر فاطمہ، ملی پبلی کیشنز، جامعہ نگر، نئی دہلی، ص ۱۵۷
11. انور مسعود، باریاب، محولہ بالا، ص ۱۸
12. ایضاً، ص ۱۹
13. لیوٹالسٹائی، بحوالہ: آج دنیا کی ضرورت: محمد ﷺ کا پیغام، ڈاکٹر محمد بدیع، مشمولہ: ماہ نامہ عالمی ترجمان القرآن، جلد: ۳، عدد: ۱، جنوری ۲۰۱۳ء، ص ۴۹
14. انور مسعود، باریاب، محولہ بالا، ص ۲۸
15. ایضاً، ص ۴۳
16. ایضاً، ص ۲۲
17. جارج برنارڈشا، بحوالہ: شانِ محمد ﷺ، میاں عابد احمد، محولہ بالا، ص ۹
18. انور مسعود، باریاب، محولہ بالا، ص ۳۷
19. ایضاً، ص ۵۱
20. ایضاً، ص ۵۲
21. پروفیسر مارس، بحوالہ: شانِ محمد ﷺ، میاں عابد احمد، محولہ بالا، ص ۱۶
22. جواب شکوہ، مشمولہ: کلیات اقبال: اردو، اقبال اکادمی، لاہور، ۲۰۱۸ء، ص ۲۳۶
23. انور مسعود، باریاب، محولہ بالا، ص ۳۸
24. ایضاً، ص ۳۲
25. ایضاً، ص ۱۹
26. ایضاً، ص ۲۱

References:

1. Anwar Masood, Baariyab, Dost Publications,Islamabad, 2012, P9
2. Ibad, P9
3. Dr. D Right, Bahawala: Shan e Muhammad, Mian Abid Ahmad, Islamic Reach Institute,
   Lahore, Beeswa Addition, June 5, 2010, P7
4. www.adbimiras.com

5. Khursheed Rizvi, Paish e Guftar, Mashmola: Bariyab, Anwar Masood, Mahola Bala, P12
6. Anwar Masood, Baaryab, Mahola Bala, P9
7. Ibid, P10
8. Ibid, P23
9. Ibid, P17
10. William Muir, Life of Muhammad, Bahawala: Khutbaat e Ahmadia, Sir Syed Ahmad Khan, Modawin: Dr.Kausar Fatma, milli Publications, Jamia Nagar, Nai Dehli, P157
11. Anwar Masood, Baaryab, Mahola Bala, P18
12. Ibid, P19
13. Leo Tolstoy, Bahawala: Aaj dunya ki zaroorat: Muhammad ka Paighaam, Dr. Muhammad Badeeh, Mashamola: Mahnama Aalami tarjuman ul Quraan, Jild: 3, Adad:1, January2013, P49
14. Anwar Masood, Baaryab, Mahola Bala, P28
15. Ibid, P43
16. Ibid, P22
17. George Bernard Shaw, Bahawala: Shan e Muhammad, Mian Abid Ahmad, Mahola Bala, P9
18. Anwar Masood, Baaryab, Mahola Bala, P37
19. Ibid, P51
20. Ibid, P52
21. Professor Maris, Bahawala: Shan e Muhammad, Mian Abid Ahmad, Mahola Bala, P16
22. Iqbal: Allama,Jawab e Shikwa, Mashamola: kolliat e Iqbal, Iqbal Academy, Lahore, 2018,P236
23. Anwar Masood, Baaryab, Mahola Bala, P38
24. Ibid, P32
25. Ibid, P19
26. Ibid, P21